مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ممتاز راہنما میاں عبدالستار آزاد کا انتقال پُر ملال

مورخہ 13 جنوری بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ناظم انتخابات میاں عبدالستار آزاد انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم کی جماعتی و دینی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث مرحوم کی جان تھی ان کی سرگرمیاں اور توانائیاں جماعت کیلئے وقف تھیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ حافظ مسعود عالم نے پڑھائی۔

صاحبزادہ شاہد سعیدی (فاروق آباد ضلع شیخوپورہ) کو صدمہ

مورخہ 30 جنوری بروز بدھ سابق امیر ضلع شیخوپورہ حافظ عبدالرزاق سعیدی مرحوم کی ہمشیرہ اور صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی کی پھوپھی محترمہ وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند اور پارسا و موحدہ خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ فاروق آباد میں ادا کی گئی۔

مولانا قطب شاہ کو صدمہ

مورخہ 25 جنوری بروز جمعۃ المبارک مولانا قطب شاہ مدرس جامعہ علوم اثریہ کے ماموں جان غلام نبی وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون. مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند اور بااخلاق انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مولانا محمد ابراہیم سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث چکوال نے ملتان خورد میں پڑھائی اور قبر پر مولانا قطب شاہ نے دُعا کی۔ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ مولانا محمد اصغر نے نماز جمعہ کے بعد جامعہ علوم اثریہ میں پڑھائی۔

دعائے صحت

نامور عالم دین حضرت مولانا قاری عبدالوکیل صدیقی نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان و مشہور خطیب مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آباد اور ''ز'' ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ تبلیغ الاسلام ہائی سکول جہلم جناب محمد اقبال اختر قریشی سابق پرنسپل اثریہ ماڈل سکول جہلم کافی دنوں سے علیل ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام 5 خوش نصیب طلبہ کی تکمیل حفظ قرآن کے موقع پر تقریب

جامع مسجد اہل حدیث محلہ مستریاں میں جامعہ کے زیر انتظام شعبہ حفظ میں پانچ خوش نصیب طلبہ نے قرآن مجید مکمل حفظ کیا جن کے نام یہ ہیں حافظ محمد مدنی بن حافظ عبدالرحمٰن زاہد، حافظ احسان اللہ، حافظ محمد اسحاق، حافظ قریب الحق و حافظ بھاؤالدین۔ اس بابرکت موقع پر رئیس الجامعہ نے درس قرآن دیا جس میں کافی تعداد میں جماعتی احباب نے شرکت کی پروگرام کے آخر میں شرکاء کی تواضع کی گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

امام کعبہ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل کا انتقال پُرملال

تحریر: جناب مولانا محمد عبدالہادی العمری امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

عالم اسلام کی ہر دلعزیز شخصیت، علم دوست، علماء نواز، محبّ خیر، منکسر المزاج، امام مسجد حرام علامہ الشیخ محمد بن عبداللہ السبیل رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کی اندوہناک خبر لاکھوں فرزندان توحید کو افسردہ کرگئی،

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ محترم اگرچہ ایک عرصہ سے بیماری کے باعث حرم کی امامت سے عملاً سبکدوش ہوکر عزلت نشین تھے لیکن دنیا بھر میں آپ کے عقیدت مندوں کا وسیع حلقہ ہے۔ گوکہ حضرت الامام کا حلقہ بڑا وسیع تھا لیکن ہندوپاک کے مسلمانوں سے آپ کو والہانہ لگاؤ تھا۔ ملاقاتوں میں وہاں کے مسلمانوں کے حالات دریافت کرتے، ان کی دینی اور دنیوی ترقی کیلئے ہردم دعا گو رہتے۔ ہر ایک سے محبت اور اپنائیت سے اس طرح ملاقات کرتے ملنے والا سمجھتا کہ شیخ میری ہی طرف مائل ہیں اور مجھ ہی سے توجہ خاص رکھتے ہیں۔ شیخ محترم غالباً وہ پہلے امام حرم ہیں جنہوں نے باقاعدہ سرکاری طور پر ہندوپاک کے علاوہ مختلف ممالک کا دورہ کیا۔ جب وہ پہلی مرتبہ پاکستان تشریف لائے تو جلسہ کے منتظمین کو اندازہ نہیں تھا کہ شیخ کے دیدار کیلئے کتنی دنیا اُمڈ پڑے گی۔ سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے بلکہ بہت سے عقیدت مندوں کو شیخ کے دیدار کیلئے بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ کیا کراچی، کیا لاہور، ہر جگہ لوگوں کا گویا سیلاب تھا۔

نومبر 1992ء جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مرکزی کانفرنس منعقدہ مینار پاکستان میں بطور مہمان خصوصی امام محترم نے شرکت کی تھی۔ شرکاء کانفرنس کے دور دور تک صرف سر ہی نظر آرہے تھے۔ دوران خطبہ جب امام صاحب نے دعا کی تو سکیورٹی پر مامور پولیس اہلکاروں نے پروٹوکول اور قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی بندوقیں زمین پر رکھ کر خود بھی اپنے ہاتھ رب کے حضور بلند کردیئے تھے کہ یہ وقت دعا ہے وہی سب کا نگہبان ہے۔

شیخ محترم نے برطانیہ کے مختلف دورے کیے، جمعیت اہل حدیث کی دعوت پر 1983ء میں

برمنگھم تشریف لائے تو نماز مغرب کیلئے جو ہجوم امڈ پڑا، یہ شاید پہلا اتفاق تھا کہ کسی دینی محفل میں اس کثرت سے لوگ جمع ہوئے تھے۔ راقم کو سپاسنامہ اور جمعیت کا تعارف عربی میں کروانے کی سعادت حاصل ہوئی جس سے شیخ بہت محظوظ ہوئے۔ پھر شیخ محترم کے کئی دورے ہوئے، موصوف کی تقریروں کا مختلف اوقات میں ترجمہ کرنے کا موقع ملتا رہا، الحمدللہ۔

موصوف قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کے متمنی تھے، ان کے خطابات کا مرکزی نکتہ عظمت قرآن اور اتباع سنت کے گرد گھومتا تھا۔ دوست احباب کو بھی یہی تلقین کرتے کہ قرآن وسنت کو اپنی دعوت اور دروس کا محور بناؤ، اتحاد امت کا یہی بڑا ذریعہ ہے کہ ہم اساسیات دین پر توجہ دیں۔ جب شیخ، باٹلے کی مدینہ مسجد کے افتتاحی پروگرام کیلئے تشریف لائے تھے، کار ہی میں بذریعہ فون انہیں اطلاع دی گئی کہ انہیں امور حرمین کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اس پُرمسرت اطلاع کو سن کر شیخ نے فرمایا کہ نہ ہم بلند مناصب کیلئے کوشش کرتے ہیں اور نہ ہی یہ ہمارا مطمع نظر ہے، پھر شیخ کو سپریم کونسل آف علماء کا بھی ممبر بنایا گیا۔

شیخ محترم کے ایک ہونہار اور لائق فرزند ڈاکٹر عمر محمد السبیل جو ائمہ حرم میں شامل تھے وہ جوانی ہی میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ جواں سال اور لائق بیٹے کی جدائی کے غم نے بوڑھے باپ کو مزید ناتواں کر دیا تھا۔ شیخ کی صحت بتدریج گرتی گئی۔ تقریبا گوشہ نشین سے ہو گئے تھے، آخری ایام میں بہت کم لوگوں سے ملاقات کرتے۔ شیخ محترم سن 1345ھ صوبہ قصیم میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن اپنے والد سے مکمل کیا۔ تجوید علاقہ کے مشہور قاری شیخ سعدی یاسین سے پڑھی، پھر مختلف علماء خصوصا الشیخ عبداللہ بن حمید جو صدر قاضی اور کبار علماء میں شمار ہوتے تھے ان سے کسب فیض کیا۔

17 دسمبر 2012ء پیر کے دن علم وعمل کا یہ آفتاب غروب ہو گیا، دوسرے دن مکہ مکرمہ کے قدیم قبرستان ''العدل'' میں تدفین عمل میں آئی جہاں کئی نابغہ روزگار ہستیاں آسودہ خاک ہیں۔ مسجد حرام میں جب جنازہ لایا گیا تو ہر آنکھ اشکبار تھی کہ آج اس شخصیت کی نماز جنازہ ادا کی جا رہی تھی جس نے تقریبا چالیس برس سے زیادہ نہ جانے کتنوں کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ آج اس کی مغفرت کیلئے دُعا کی جا رہی تھی جس نے اپنی پرسوز آواز میں نہ جانے کتنوں کیلئے رب کے حضور بخشش کی دُعا کی تھی۔

اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه۔